

زری پالیسی کمیٹی کے 23 نومبر 2020ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 21ء کے امکانات

- 1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو ستمبر 2020ء کے بعد سے معیشت کے کلیدی اظہاریوں کے بارے میں آگاہ کیا اور اس کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔
- 2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے ملکی معاشی بحالی کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ پیٹرولیم مصنوعات اور گاڑیوں کی اوسط فروخت مالی سال 20ء کی کووڈ سے پہلے کی سطحوں سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ سیمنٹ کی فروخت تاریخ کی بلند ترین سطح تک پہنچ چکی ہے۔ گاڑیوں کے شعبے کی مزید تفصیلات بتاتے ہوئے یہ وضاحت کی گئی کہ ذاتی کاروں، ہلکی کمرشل گاڑیوں اور ٹریکٹروں نے فروخت بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس بحالی کو متعدد عوامل سے مدد ملی جن میں قرض گیری کی کم لاگت، ٹریکٹروں پر زرعات کی فراہمی اور ترسیلات زر میں اضافہ اور لاک ڈاؤن کے بعد مؤخر طلب شامل ہیں۔
- 3- کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ گذشتہ دو برسوں میں بتدریج کمی کے بعد مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں عارضی صارفی اشیا (ایف ایم سی جی) کی فروخت کی بحال ہو گئی۔ اکتوبر مالی سال 21ء کی فروخت کے حجم کے متعلق پیش رفت کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت دو برسوں کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔ یہ جائزہ لیا گیا کہ اشیا سازی کی سرگرمی میں وسیع البینا بحالی دیکھنے میں آئی اور جولائی تا ستمبر مالی سال 21ء کے دوران پندرہ ماہی سے نو ذیلی شعبوں نے سال بسال اضافہ ہوا جن میں ٹیکسٹائل، غذا اور مشروبات، پیٹرولیم مصنوعات، کاغذ اور بورڈ، دواسازی، کیمیکل، سیمنٹ، کھاد اور ربڑ کی مصنوعات شامل ہیں۔ نتیجتاً، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 4.8 فیصد (سال بسال) توسیع درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 5.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ اس بہتری میں نمایاں کردار حکومت کی جانب سے فراہم کردہ مالیاتی اعانت، پالیسی ریٹ میں کٹوتی اور کاروباری اداروں اور گھرانوں پر کووڈ 19ء کے اثرات زائل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے بروقت اقدامات کا

رہا۔ زرعی شعبے کے حوالے سے آگاہ کیا گیا کہ تازہ ترین معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ توقع ہے کہ کپاس کے سوا خریف کی تمام فصلوں کی پیداوار اپنے مالی سال 21ء کے پیداواری اہداف سے تجاوز کر جائے گی۔

4- تاہم، سال کے دوران اب تک کی مثبت پیش رفتوں کے باوجود معاشی امکانات کو درپیش خطرات کا ادراک کرتے ہوئے مالی سال 21ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی نمو کسی تبدیلی کے بغیر 2 فیصد سے کچھ زیادہ اور 1.5 تا 2.5 فیصد کی حد میں برقرار رکھی گئی ہے۔ نمو میں کمی کے خطرات میں کووڈ 19 کی دوسری لہر، موسم کی غیر یقینی صورت حال کے سبب ممکنہ رسد کی دھچکے اور سیاسی بے یقینی شامل ہیں۔ نمو میں اضافے کے خطرات میں ایک مؤثر ویکسین کی تیاری اور تقسیم اور اگلے برس کے اوائل تک اس کی ممکنہ دستیابی، ریج کی فصلوں کے توقع سے بہتر نتائج اور بہتر زرعی کارکردگی کے صنعت اور خدمات کے شعبوں پر وسیع تر اثرات شامل ہیں۔

5- عالمی معاشی حالات پر بحث کرتے ہوئے عملے نے اس بات کو اجاگر کیا کہ 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں عالمی معاشی بحالی کے بعد سے بظاہر اس کی رفتار کم ہو گئی ہے، جسے کووڈ 19 کی دوسری لہر سے پیدا شدہ بے یقینی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ بلومبرگ گلوبل مینوفیکچرنگ پریچرنگ انڈیکس، جسے عالمی سطح پر صنعتی شعبے کی کارکردگی کا اشاریہ سمجھا جاتا ہے، وہ اکتوبر 2020ء میں مستحکم رہا، جبکہ 2020ء کی پوری تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں بہتری دیکھی گئی تھی۔ یورو کے علاقے میں یہ رجحان دراصل نئے لاک ڈاؤن کی وجہ سے معکوس ہو گیا ہے۔ اسی طرح، شکاگو بورڈ آف ٹریڈ انڈیکس چیلنج کی تغیر پذیری کا اشاریہ، جو اہم اسٹاک مارکیٹوں میں مستقبل کی قیمتوں کے رجحانات پر مبنی ہے، بھی ستمبر 2020ء سے بے یقینی میں اضافے کا عکاس ہے۔ اسے بڑی حد تک امریکی انتخابات اور کووڈ 19 کی دوسری لہر سے منسوب کیا گیا۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا ہے کہ تغیر پذیری کے اشاریے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عالمی بے یقینی کی شدت قلیل مدت میں زیادہ رہے گی۔ مزید برآں، یہ بات اجاگر کی گئی کہ اجناس کی عالمی قیمتیں بحال ہو رہی ہیں لیکن بلومبرگ کمپوزٹ ماہانہ انڈیکس کے مطابق، وہ ابھی تک دسمبر 2018ء کی سطح سے کم ہیں۔ عملے نے بتایا کہ اگرچہ ابھرتے ہوئے اور ترقی یافتہ ممالک کی ایکویٹی منڈیوں میں تغیر پذیری بڑھی ہے، تاہم عمومی طور پر عالمی ایکویٹی منڈیوں میں گذشتہ دو مہینوں کے دوران اضافہ درج کیا گیا ہے۔

6- کمیٹی کو ادا نیگیوں کے ملکی توازن کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جاری کھاتے کے توازن میں بہتری کا سلسلہ جاری رہا اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں فاضل درج کیا گیا، جو مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد پہلی مرتبہ دیکھا گیا۔ اکتوبر 2020ء کے تازہ ترین اعداد و شمار کو شامل کرتے ہوئے مالی سال 21ء کے ابتدائی چار مہینوں میں جاری کھاتے کا فاضل بڑھ کر 1.16 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.42 ارب ڈالر کا خسارہ تھا۔ ایشیا خدمات کے تجارتی توازن میں معتدل بہتری کے ساتھ، اس بہتری کا بنیادی محرک کارکنوں کی ترسیلات زر میں خاصا اضافہ تھا، جن میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء میں 26.5 فیصد کا سال بسال اضافہ درج کیا گیا۔ کمیٹی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا کہ برآمدات ستمبر اور اکتوبر 2020ء میں بحال ہو کر کووڈ سے پہلے کی تقریباً 2 ارب ڈالر ماہانہ سطح پر آ گئی ہیں، عملے نے مزید بتایا کہ برآمدی اجزائی کی کئی قیمتوں، خصوصاً بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل، کے نتیجے میں برآمدات میں کچھ بہتری آگئی۔ جبکہ بحال ہوتی ملکی طلب کے باوجود تیل کی کم عالمی قیمتوں نے درآمدات کو قابو میں رکھا۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ کارکنوں کی ترسیلات زر سے رقوم کی آمد مسلسل پانچویں مہینے (جون تا اکتوبر 2020ء) میں 2 ارب ڈالر سے زائد رہیں۔ یہ تذکرہ بھی کیا گیا کہ گذشتہ دو مہینوں میں بیرون ملک مقیم رجسٹرڈ کارکنوں کی واپسی کی تعداد میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر میں مثبت پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عالمی بینک نے بھی 2020ء کے لیے ترسیلات زر کی پیش گوئی کو منفی 23.0 فیصد سے مثبت 9.0 فیصد کر دیا ہے۔ یہ ذکر بھی کیا گیا کہ جاری کھاتے کے توازن میں خاصی بہتری سے بیرونی جھلکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت (بفرز) کو تقویت دینے میں مدد ملی جس نے پاکستانی روپے کی قدر بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بھی 13 نومبر 2020ء تک بڑھ کر 12.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جن سے آئندہ تین مہینوں تک ملک کی ایشیا خدمات کی درآمدات کی ماکاری کی جاسکتی ہے، جو زرمبادلہ کی موزونیت کا ایک اہم بیانات ہے۔

7- امکانات پر بحث کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ گذشتہ زرعی پالیسی اجلاس کے بعد سے برآمدات اور درآمدات کی پیش گوئیوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ عالمی معاشی نمو میں بحالی کے سبب برآمدات کی نمو 4.0 تا 6.0 فیصد کی حد میں رہنے کی پیش گوئی کی گئی۔ اسی طرح، ملکی معاشی سرگرمی میں متوقع اضافے کے پیش نظر مالی سال 21ء

کے دوران درآمدات میں نمو 1.0 تا 3.0 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، عملے نے بتایا کہ بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد میں کمی کے باعث رقوم کے موجودہ بہاؤ کی پائیداری اور میزبان ممالک میں معاشی سرگرمی کو لاحق خطرات سے قطع نظر گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے ترسیلات زر کے امکانات میں خاصی بہتری آئی ہے۔ مجموعی بنیادوں پر اب جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 2 فیصد سے کم اور 0.5 تا 1.5 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

8- مالیاتی شعبے کی پیش رفتوں سے آگاہ کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کے 1.1 فیصد تک مالیاتی خسارہ درج کیا گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.7 فیصد تھا۔ تاہم مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی توازن میں 0.6 فیصد فاضل درج کیا گیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 0.7 فیصد فاضل کے قریب ہے۔ مالیاتی خسارے میں اضافے کو نان ٹیکس محصولات میں کمی، اور بلند سودی ادائیگیوں کے سبب جاری اخراجات میں اضافے سے منسوب کیا گیا ہے۔ محاصل کے لحاظ سے جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں سبز ٹیکس کی بلند وصولیوں کے سبب 4.5 فیصد (سال بسال) نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر ہدف کے قریب پہنچ گئیں۔ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی سے محاصل کی مد میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ مزید برآں، یہ بات اجاگر کی گئی کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء کے دوران پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام کی رقوم کے اجرا میں 12.8 فیصد (سال بسال) کا اضافہ درج کیا گیا۔

9- مالی سال 21ء کی پیش گوئیاں پیش کرتے ہوئے یہ وضاحت کی گئی کہ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 6.5 فیصد تا 7.5 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو بجٹ میں دیے گئے 7.0 فیصد جی ڈی پی کے تخمینے سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم یہ پیش گوئی متعدد خطرات سے مشروط ہے۔ کووڈ 19 کی دوسری لہر سے مالیاتی خسارہ بگڑ سکتا ہے۔ تاہم پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی اور گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) سے محصولات میں توقع سے زیادہ نمو مالیاتی توازن میں بہتری پر منتج ہو سکتی ہے۔

10- زری مجموعوں پر بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء میں زرو وسیع میں 0.69 فیصد کی توسیع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.87 فیصد توسیع ہوئی تھی۔ ایم 2 میں توسیع کو خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری سے منسوب کیا گیا، جس نے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کے سکرٹاؤ کی تلافی کر دی۔ خالص ملکی اثاثوں کے سکرٹاؤ کو نجی شعبے کے قرضوں کی واپسی کی بلند سطح اور بینکاری نظام سے کم خالص میزانی قرض گیری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ خالص بیرونی اثاثوں میں توسیع سے ملک کے بیرونی کھاتوں میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے، واجبات کے لحاظ سے، جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء میں صرف 152 ملین روپے کا معمولی اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 335.6 ارب روپے کی توسیع ہوئی تھی۔ اس کمی کی وجوہات میں نقد رقوم کی احتیاطی طلب میں کمی اور ادائیگی کے ڈھیلے طریقوں کے استعمال میں اضافہ شامل ہیں۔

11- نجی شعبے کے قرضوں پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء کے دوران اس میں 45.6 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 11.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ رقوم کی اس واپسی کا سبب جاری سرمائے کے قرضے تھے، جبکہ معین سرمایہ کاریوں اور صارفی قرضوں کی طلب بڑھی ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء کے دوران معین سرمایہ کاری میں 89 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ صرف 35 ارب روپے تھی۔ اسی طرح، جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء کے دوران ذاتی قرضوں کی مد میں 73 ارب روپے تقسیم کیے گئے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 10 ارب روپے تھے۔ اس رجحان کو اسٹیٹ بینک کی ری فنانسنگ اسکیموں اور پالیسی ریٹ میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

12- عملے نے بتایا کہ آگے چل کر طلب اور رسد دونوں عوامل قرضوں میں توسیع کے لیے سازگار ہیں۔ طلب کے عوامل میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار میں بحالی، قرض گیری کی کم ہوتی لاگت اور قرضوں کی طلب میں اضافہ شامل ہیں، جس کی عکاسی گذشتہ چار مہینوں (جون تا ستمبر) میں قرض کی درخواستوں کی تعداد میں حالیہ اضافے سے ہوتی ہے۔ رسدی عوامل سے بھی کچھ بہتری کی نشاندہی ہوتی ہے، کیونکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نئے غیر فعال قرضے معتدل اضافے سے 150 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں یہ 66 ارب روپے تھے۔ اس کا سبب لاک ڈاؤن کی پابندیوں میں نرمی تھی۔ اسی طرح جولائی تا اکتوبر مالی سال 21ء میں

ڈپازٹس میں 145.7 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 181.2 ارب روپے کا اخراج ہوا تھا۔ کم شرح سود کے باوجود ڈپازٹس میں اضافے کو تزیلیات زر سے رقوم کی خاصی آمد اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی سیالیت میں اعانت اور کاروباری اداروں کو سہولت دینے کے حکومتی اقدامات سے منسوب کیا گیا ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے نجی شعبے کے قرضوں میں 7.0 فیصد تا 9.0 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

13- عملے نے کمیٹی کو مہنگائی کے حوالے سے بعض حالیہ پیش رفتوں سے آگاہ کیا۔ یہ بتایا گیا کہ حالیہ مہنگائی کے نتائج توقع سے تھوڑا سا زیادہ ہیں۔ ماہ بہ ماہ بنیادوں پر قومی صارف اشاریہ قیمت میں اکتوبر 2020ء میں 1.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ستمبر 2020ء میں بھی 1.5 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔ حالیہ مہینوں میں مہنگائی میں اضافے کا اہم سبب رسدی دھچکوں کے باعث منتخب غذائی اجزاء (گندم، انڈے، مرغی، پیاز اور ٹماٹر) کی قیمتوں کا تیزی سے بڑھنا تھا۔ تاہم، قومی مہنگائی کم تھی اور اکتوبر 2020ء میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں ماہ بہ ماہ بنیادوں پر 0.6 فیصد درج کی گئی، جو معیشت میں کمزور مخفی دباؤ کی عکاس ہے۔

14- گذشتہ دو مہینوں (ستمبر، اکتوبر) میں سال بسال عمومی مہنگائی 9.0 فیصد کے قریب رہی۔ قومی مہنگائی شہری (تقریباً 5.5 فیصد) اور دیہی (تقریباً 7.7 فیصد) دونوں علاقوں میں قدرے معتدل اور مستحکم رہی ہے، جس سے ایک بار پھر معیشت میں طلب کے کمزور دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ بات بھی اجاگر کی گئی کہ نومبر 2020ء کے حالیہ ہفتوں میں جاری کیے گئے حساس اشاریہ قیمت کے اعداد و شمار سے غذائی اشیاء کی قیمتوں کی رفتار کے سست ہونے کا پتہ چلتا ہے، کیونکہ حکومت نے رسدی مسائل کو حل کرنے کے لیے بعض اقدامات کیے ہیں۔

15- عملے نے آگاہ کیا کہ کئی معاشی عوامل کے مجموعی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ فارم اور غیر فارم خام مال کی پست لاگتوں اور معتدل طلب کے سبب آئندہ مہینوں میں مہنگائی قابو میں رہے گی۔ گذشتہ چند ہفتوں میں غذائی مہنگائی میں بھی کمی ہوتی رہی ہے اور توقع ہے کہ غذائی درآمدات سے صورت حال مزید بہتر ہو جائے گی۔

16- توقع ہے کہ مالی سال 21ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پہلے سے اعلان شدہ 7.0 تا 9.0 فیصد کی حد میں رہے گی۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ یہ پیش گوئی متعدد خطرات سے مشروط ہے۔ اضافے کے خطرات میں گندم کی بلند قیمتوں کی گندم کے آٹے (چونکہ فی الوقت گندم کے آٹے کی قیمتیں، گندم کی قیمتوں سے کم ہیں) پر منتقلی شامل ہیں۔ کمی کے خطرات میں وبا کی دوسری لہر شامل ہے، جو طلب کی کمزور بحالی پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔

17- مہنگائی کے متعلق پریزیٹیشن پر بحث سمیٹے ہوئے عملے نے بیس لائن میں متوقع راستے پر شرح مبادلہ اور جی ڈی پی کی نمو کے متبادل منظر ناموں پر مہنگائی کی پیش گوئیاں پیش کیں۔ پھر کمیٹی نے متبادل منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ مضمرات کے حوالے سے غور و خوض کیا۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

18- کمیٹی کو زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ 7.0 فیصد کے پالیسی ٹارگٹ ریٹ کے مقابلے میں شبینہ بین الہینک ریپوریٹ اوسطاً تقریباً 7.05 فیصد رہا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ زری پالیسی کا موثر نفاذ یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کو مارکیٹ میں مسلسل سیالیت کا ادخال کرنا پڑا تھا۔ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے مارکیٹ میں اوسط یومیہ واجب الادا خالص ادخال 804 ارب روپے کی سطح پر تھا۔

19- یہ وضاحت کی گئی کہ ایک سال تک خطیافت قدرے ہموار ہے، لیکن اس کے بعد تیزی سے ڈھلوان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے ساتھ قلیل مدتی ٹی بلز اور رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں مارکیٹ کی شرکت میں اضافے سے پتہ چلتا ہے کہ ممکنہ طور پر مارکیٹ کو پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتیوں کی توقع نہیں تھی۔

20- مزید بر آں، کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ بازار مبادلہ میں سیالیت کی صورت حال بہتر ہو رہی تھی اور اس کے مطابق شرح مبادلہ کی قدر میں خاصا اضافہ ہوا۔ بازار مبادلہ میں سیالیت کے حالات میں بہتری کا بنیادی سبب بلند تر سیالات زر اور ادائیگیوں کے توازن میں مجموعی بہتری تھی۔

ماڈل پر مبنی جانچ

21- عملے نے بتایا کہ تازہ ترین پیش رفتوں کی بنیاد پر ایف پی اے ایس ماڈل سے نمونہ پر معاشی بحالی کی اعانت کے لیے حالیہ زرعی پالیسی مؤقف کے تسلسل کا پتہ چلتا ہے۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا کہ اگرچہ تازہ ترین بیس لائن منظر نامے میں مالی سال 21ء میں مہنگائی کے نکات کی پیش گوئی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے بڑھا دیا گیا ہے، لیکن یہ ابھی تک پہلے سے اعلان کی گئی 7.0 تا 9.0 فیصد کی پیش گوئی کردہ حد میں ہے۔ نیز، آگاہ کیا گیا کہ مہنگائی میں حالیہ اضافے کو غذائی مہنگائی کے توقع سے بلند نتائج سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ مجوزہ پالیسی شرح سود کا راستہ ایک سال کی مدت میں شرح سود کے بارے میں ثانوی بازار کی اہم توقعات سے ہم آہنگ ہے۔

22- کمیٹی نے ہدف کے مقابلے میں مہنگائی کی وسط مدتی پیش گوئی اور ماڈل کے تجویز کردہ متوازی شرح سود کے راستے پر بھی بحث کی۔

23- آخر میں عملے نے متبادل منظر ناموں پر مبنی پیش گوئیاں پیش کیں، جن میں کووڈ 19 کی حالیہ صورت حال اور اس کے ممکنہ اثرات کے تناظر میں مالی سال 21ء کے لیے تیل کی بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ جی ڈی پی کی کم نمو شامل ہیں۔ پھر کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور زرعی پالیسی مؤقف کے حوالے سے ان کے ممکنہ اثرات پر غور و خوض کیا۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زرعی پالیسی کے حوالے سے نتائج

24- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اعتماد صارف سروے کی تازہ ترین لہر نومبر 2020ء میں منعقد کی گئی۔ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ستمبر 2020ء میں بہتری کے بعد صارف کے اعتماد میں کچھ بگاڑ دیکھا گیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ اس کے مقابلے میں کاروباری اعتماد میں مضبوطی کا سلسلہ جاری رہا اور سروے کی تازہ ترین لہر، جو اکتوبر 2020ء میں منعقد کی گئی تھی، میں اس نے دو برسوں کی بلند ترین سطح کو چھو لیا۔ اسی طرح، پرچیزنگ انڈیکس میں بھی بہتری آئی اور یہ 16 مہینوں میں پہلی مرتبہ معمول کی سطح سے زیادہ تھا۔

25- یہ بھی بتایا گیا کہ صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات میں معمولی کمی آئی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی مضبوطی برقرار رہی۔ بینک لینڈنگ سروے کے نتائج پیش کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ بینکوں کے سینئر قرضہ افسران کو آگے چل کر قرضوں کی طلب میں تیزی سے اضافے کی توقع ہے۔

26- دیگر فورکاسٹرز کے سروے کے نتائج کا تبادلہ خیال کرتے ہوئے وضاحت کی گئی کہ مارکیٹ کے تجزیہ کاروں کو توقع ہے کہ مالی سال 21ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو 1.0 تا 3.0 فیصد اور مالی سال 21ء کے لیے ان کی اوسط مہنگائی کی پیش گوئی نومبر 2020ء میں منعقدہ تازہ ترین لہر کے مطابق 8.0 تا 9.0 فیصد رہے گی۔ یہ بات بھی اجاگر کی گئی کہ بیشتر فورکاسٹرز اور ماہرین کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔

زرعی پالیسی غور و خوض اور ووٹ

27- تفصیلی غور و خوض کے بعد کمیٹی نے پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ معاشی نمو اور مہنگائی کے بڑی حد تک غیر تبدیل شدہ امکانات کے پیش نظر کمیٹی نے نمونہ پر معاشی بحالی کی اعانت کے ساتھ مہنگائی کی توقعات کو اچھی طرح قابو میں رکھنے اور مالی استحکام برقرار رکھنے کے حوالے سے موجودہ زرعی پالیسی مؤقف کو مناسب قرار دیا۔ آٹھ اراکین نے پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافے کے لیے ووٹ دیا۔

28- پھر کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

فیصلہ:

- پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر 7.0 فیصد پر برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان-23 نومبر 2020ء کی منظوری دی جاتی ہے۔
